السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور میں جادو کا استعمال اور جادوگروں کے پاس آنا جانا کثرت سے ہورہاہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور سحر زدہ شخص کے علاج کا جائز طریقہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جادو، ہلاک کردینے والے کبیرہ گناہوں میں سے ہے، بلکہ یہ نواقض اسلام میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فى الءاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم لَو كانوا يَعلَمونَ ١٠٢ ... سورة البقرة

"اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔"

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ شیطان لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے، اور لوگ اسے سیکھ کر کافر ہوجاتے تھے، اور یہ بتایا ہے کہ دونوں فرشتے (ہاروت وماروت) جسے بھی جادو سکھلاتے تھے اسے پہلے یہ بتلادیتے تھے کہ ہم آزمائش ہیں، اور ہم جو سکھلاتے ہیں وہ کفر ہے۔

اور اللہ نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جادو سیکھنے والے ایسی چیز سیکھتے ہیں جن میں ان کا فائدہ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور ان کے لیے اللہ کے یہاں آخرت میں خیر کا کوئی حصہ نہیں۔

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ جادوگر اپنے جادو سے میاں اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور وہ اللہ کے ''اذن'' کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

یہاں "اذن" سے مراد اذن شرعی نہیں بلکہ اذن کونی وقدری ہے، کیونکہ کائنات میں جتنی چیزیں واقع ہوتی ہیں وہ سب اللہ کے قدری اذن سے ہوتی ہے، اور اس کی بادشاہت میں کوئی ایسی چیز ہرگز واقع نہیں ہوسکتی جسے وہ کون وقدر کے لحاظ سے نہ چاہے۔

اور اللہ تعالی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جادو ایمان اور تقویٰ کی ضد ہے۔

مذکورہ بیان سے معلوم ہوا کہ جادو کفر اور ضلالت ہے، اور جادو کرنے والا اگر اسلام کا مدعی ہے تو وہ اسلام سے خارج ہے، چنانچہ صحیحین میں ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سات مہلک گناہوں سے بچو، لوگوں نے کہا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کا ناحق قتل، سودخوری، یتیم کا مال کھانا، لشکرکشی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور پاکدامن، بھولی بھالی مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔''

اس صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایاہے کہ شرک اور جادو سات مہلک گناہوں میں سے ہیں، اور شرک ان میں بڑا ہے، کیونکہ یہ تمام گناہوں میں سب سے بڑا ہے، اور جادو بھی انہی میں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے، کیونکہ جادوگروں کی جادو تک جو رسائی ہوتی ہے وہ شیطانوں کی عبادت، نیز دعا، ذبح، نذر اور استعانت وغیرہ جیسی عبادتوں کے ذریعہ ان کا تقرب حاصل کرنے سے ہی ہوتی ہے، چنانچہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا، اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا، اور جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے حوالے کردیا گیا۔''

یہ حدیث سورہ فلق میں اللہ کے قول "وَمِن شَرِّ النَّفّـٰثـٰتِ فِى العُقَدِ" کی تفسیر ہے، مفسرین کا کہنا ہے کہ نَفّـٰثـٰتِ سے مراد وہ جادوگرنیاں ہیں جو لوگوں کو اپنے ظلم واذیت کا نشانہ بنانے کی غرض سے شیطانوں کا تقرب حاصل کرنے کے لیے گرہیں لگاتی اور ان میں شرکیہ کلمات پڑھ کر پھونکتی ہیں۔

جادوگر کے حکم کے بارے میں اہل علم کا یہ اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کروا کے اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی، یا جب اس کے سلسلہ میں جادو کا ثبوت مل جائے تو بغیر توبہ کروائے ہر حال میں اسے قتل کردیا جائے گا؟ اور یہی دوسرا قول ہی درست ہے، کیونکہ جادوگر کا وجود اسلامی معاشرہ کے لیے ضرر رساں ہے جبکہ وہ عموماً سچی توبہ نہیں کرتے، نیز اس کے باقی رہنے میں مسلمانوں کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔

یہ قول اختیار کرنے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین میں دوسرے خلیفہ ہیں، جن کی سنت کی اتباع کرنے کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے انہوں نے بغیر توبہ کروائے جادوگروں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

نیز وہ روایت بھی ہے جسے امام ترمذی نے جندب بن عبداللہ البجلی یا جندب الخیر ازدی سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے:

''جادوگر کی سزا تلوار سے اس کی گردن ماردینا ہے۔''

مگر محدثین کے نزدیک صحیح بات یہی ہے کہ یہ جندب پر موقوف ہے۔

ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کرنے کا حکم دے دیا جس نے ان پر جادو کردیا تھا۔ چنانچہ توبہ کروائے بغیر ہی وہ قتل کردی گئی۔

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ کروائے بغیر جادوگر کو قتل کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے۔

مذکورہ بیان سے یہ معلوم ہوا کہ جادوگر کے پاس جانا، ان سے کوئی چیز پوچھنا اور ان کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرنا جائز نہیں، جس طرح کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا جائز نہیں، نیز جب کسی کے بارے میں جادو کا استعمال اس کے اقرار سے یا شرعی دلائل سے ثابت ہوجائے تو توبہ کروائے بغیر اس کا قتل کردینا واجب ہے۔

رہا جادو کا علاج، تو یہ مشروع طور پر جھاڑ پھونک اور جائز و نفع بخش دواؤں سے کیا جائے گا، اور اس کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ سحر زدہ شخص پر سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ اعراف، یونس اور طہٰ وغیرہ میں سحر سے متعلق وارد آیتوں، نیز قل یاایھاالکافرون، قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس وغیرہ پڑھ کر دم کیا جائے، مستحب یہ ہے کہ آخر الذکر تین سورتیں درج ذیل صحیح و مشہور دعا کے ساتھ ساتھ تین تین بار پڑھی جائیں، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کے علاج کے لیے اپنی دعا میں پڑھا کرتے تھے، اور وہ دعا یہ ہے:

"اللّٰھُمَّ أَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي، لَاشِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا"

''اے اللہ! لوگوں کے مالک، تو بیماری دور کردے اور شفا دیدے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔''

نیز وہ دعا پڑھے جس کے ذریعہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کیا تھا، اور وہ دعا یہ ہے:

"بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیکَ بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیکَ"

''اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پر دم کرتا ہوں، اللہ تمھیں ہر تکلیف دہ چیز سے، اور ہر مخلوق کے شر سے یا حاسد کی بُری نظر سے شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پر دم کرتا ہوں۔''

یہ دعا اللہ کے حکم سے مفید ترین علاج ہے۔

ایک علاج یہ بھی ہے کہ جس چیز کے بارے میں گمان ہو کہ اسی میں جادو کیا گیا ہے جیسے اون، گرہ لگے ہوئے دھاگے، اور اس کے علاوہ ہر وہ چیز جس میں جادو کیا جاسکتا ہے اسے ختم کردیا جائے، اور سحر زدہ شخص شرعی دعاؤں کا بھی اہتمام کرے، مثلاً صبح اور شام تین تین مرتبہ اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگے، فجر اور مغرب کی نمازوں کے بعد تین تین بار قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس پڑھے، اور ہر فرض نماز کے بعد اور سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے۔

اسی طرح صبح اور شام تین تین بار یہ دعا بھی پڑھنا مستحب ہے:

"بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِي لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَافِي السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیعُ الْعَلِیمُ"

''اللہ کے نام کے ساتھ (میں نے صبح اور شام کی) جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔''

یہ ساری دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، ساتھ ہی وہ اللہ سے حسن ظن رکھے اور اس بات پر ایمان رکھے کہ یہ دعائیں اور دوائیں محض اسباب ہیں، شفا دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اللہ چاہے گا تو ان سے فائدہ پہنچائے گا، اور چاہے گا تو انھیں بے اثر کردے گا، کیونکہ ہر چیز میں اس کی زبردست حکمت ہے، وہ ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کا جاننے والا ہے، وہ اگر کچھ دے تو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور جو فیصلہ کردے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اور توفیق دینا اسی کا کام ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ